صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 2 ستمبر 2016ء

روزنامہ

الفضل

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

جمعہ 2 ستمبر 2016ء 29 ذیقعد 1437 ہجری 2 تبوک 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 201

رسول اللہؐ کی بعثت مومنوں پر احسان ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یقیناً اللہ نے مومنوں پر احسان کیا جب اس نے ان کے اندرانہی میں سے ایک رسول مبعوث کیا۔ وہ ان پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔ (آل عمران:165)

جلسہ سالانہ جرمنی 2016ء

پہلے دن کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

4:45pm	پرچم کشائی
5:00pm	خطبہ جمعہ حضور انور براہ راست
8:00pm	تلاوت قرآن کریم مع اردو و جرمن ترجمہ، نظم
8:25pm	تقریر ’’آنحضرت ﷺ حقوق نسواں کے محافظ‘‘ (اردو) محترم مولانا حیدر علی ظفر صاحب مربی انچارج جرمنی
9:00pm	نظم
9:10pm	تقریر ’’پاکدامنی کیوں ضروری ہے‘‘۔ (جرمن) محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جرمنی

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

مستشرقین کی نظر میں

حقیقت پسند اور پُرجوش انسان:

ریورنڈ باسورتھ سمتھ رسول اللہ ﷺ کے بارہ میں لکھتے ہیں:

حضرت محمد ﷺ نے اپنے مقصد کی سچائی اور نیکی میں عمیق ترین ایمان رکھ کر جو کچھ کیا تھا کوئی دوسرا شخص اس میں گہرے یقین کے بغیر کچھ بھی نہیں کرسکتا......آپؐ کی زندگی کا ہر واقعہ آپؐ کو ایک ایسا حقیقت پسند اور پرجوش انسان ثابت کرتا ہے جو اپنے مسلمہ عقائد اور نظریات تک آہستہ آہستہ تکالیف برداشت کرتے ہوئے پہنچنے کی کوشش کرتا ہے۔

(Mohammed and Mohammedanism, by R. Bosworth Smith, Smith Elder & co.1876 p. 127)

پیغمبر کے ظہور کی پیشگوئی:

ریورنڈ باسورتھ سمتھ رسول اللہ ﷺ کے بارہ میں لکھتے ہیں:

یہ کہنا کہ عرب کو انقلاب کی ضرورت تھی بالفاظ دیگر یہ کہنا ہے کہ نئے پیغمبر کے ظہور کا وقت آ گیا تھا۔ اگر ایسا ہی تھا تو پھر حضرت محمد ہی وہ پیغمبر کیوں نہ ہوں؟ اس موضوع پر موجودہ زمانہ کے مصنف سپرنگر نے یہ ثابت کیا ہے کہ حضرت محمدؐ کی آمد سے سالہا سال قبل ایک پیغمبر کے ظہور کی توقع بھی تھی اور پیشگوئی بھی تھی۔

(Mohammed and Mohammedanism, by R. Bosworth Smith, Smith Elder & co.1876 p. 133)

مسلمانوں کا عمدہ نمونہ:

گاڈفری ہگنز رسول اللہ ﷺ کی بابت تحریر کرتے ہیں:

اس بات سے زیادہ عام طور پر کوئی بات سننے میں نہیں آتی کہ عیسائی پادری محمد (ﷺ) کے مذہب کو اس کے تعصب اور غیر رواداری کی وجہ سے گالیاں دیتے ہیں عجیب یقین دہانی اور منافقت ہے یہ! کون تھا جس نے سپین سے ان مسلمانوں کو جو عیسائی ہو چکے تھے بھگایا تھا کیونکہ وہ سچے عیسائی نہ تھے؟ اور کون تھا جس نے میکسیکو اور پیرو میں لاکھوں لوگوں کو تہ تیغ کر دیا تھا اور ان کو غلام بنا لیا تھا کیونکہ وہ عیسائی نہ تھے۔ اور کیا ہی عمدہ اور مختلف نمونہ تھا جو مسلمانوں نے یونان میں دکھایا۔ صدیوں تک عیسائیوں کو ان کے مذہب، ان کے پادریوں، لاٹ پادریوں اور راہبوں اور ان کے گرجا گھروں کو اپنی جاگیر پر پُرامن طور سے رہنے دیا۔

(Godfrey Higgins, as cited in Apology for Mohammed, Lahore, page:123-124)

IELTS کورس

نظارت تعلیم کے تحت IELTS کورس مورخہ 20 ستمبر 2016ء سے شروع کروایا جا رہا ہے۔ اس کورس میں شمولیت کے خواہشمند طلبہ وطالبات اپنی رجسٹریشن درج ذیل ای میل ایڈریس پر کروالیں۔ رجسٹریشن کروانے کی آخری تاریخ 10 ستمبر 2016ء ہے۔ رجسٹریشن کروانے کیلئے کوائف نام، ایڈریس، فون نمبر اور ای میل درکار ہیں۔ فون نمبر: 0476212473
موبائل: 03339791321
Email:registration@njc.edu.pk
(نظارت تعلیم)

درخواست دعا

مختلف جگہوں پر بعض احمدی افراد مختلف جھوٹے مقدمات میں ملوث کئے گئے ہیں ان افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

ارشاد عرشی ملک کے چند منتخب اشعار

نبوت ختم ہے تجھ پر رسالت ختم ہے تجھ پر
تیرا دیں ارفع و اعلیٰ، شریعت ختم ہے تجھ پر

میرے پیارے محمدؐ کی مجھے تلقین ہے عرشی
خدا کا ذکر کر اتنا کہ دیوانہ کہے دنیا

یہ لعل بے بہا ہے گوہر نایاب ہے پیارو
خلافت کی حفاظت اپنی جانوں سے سوا رکھنا

ہم جسم ہیں اور جان خلافت میں ہے اپنی
زندہ ہمیں کر دیتا ہے عنوان خلافت

اَن گنت خوش کن مناظر سے سجی ہے کائنات
گر نہیں نورِ بصارت تو یہ سب بے کار ہے

وہ زمانے کا آ کے سمجھانا، سرزنش عقل کی جداگانہ
مصلحت روکتی رہی لیکن، دل نے کہنا کسی کا کب مانا

پلکوں پہ اپنی اشک ہمیشہ ٹکے رہے
جلتے رہے چراغ ہمیشہ منڈیر پر

خود بخود عرشی مہک اٹھیں گے سارے راستے
تم سدا پھولوں کی، رنگوں، خوشبوؤں کی سوچنا

اب کُھلا کہ خود سے بڑھ کر کوئی سچائی نہیں
مدتوں خود سے رہے ہم بے خبر کس واسطے

اتنے شکستِ ذات نے چہرے عطا کئے
اب کیا کہوں میں کون ہوں کن کرچیوں میں ہوں

کھلیں گلاب یہاں، تتلیاں کریں شوخی
عجیب سی مجھے وابستگی ہے گھر سے ترے

تو ساتھ تھا تو بلاتے تھے اجنبی رستے
اب ان اداس بجھے راستوں کو کیا کرنا

کپڑے، زیور ٹھیک ہیں لیکن مجھ کو اتنا کہنے دو
عورت پر تو شرم و حیا کا زیور اچھا لگتا ہے

کلی کلی پہ خزاں کا ہراس طاری ہے
بہار آئے تو غنچوں کا ڈر چلا جائے

سولی گڑی تھی شہر کے ہر اک مکان پر
قائم نہ رہ سکا کوئی اپنے بیان پر

بہت دنوں سے یہی اپنا مشغلہ ٹھہرا
میں اس کی یاد بچھاؤں کبھی، کبھی اوڑھوں

میلہ سا ایک اپنے ہی اندر بپا رہا
باہر کے موسموں میں رہے ہی کہاں ہیں ہم

منتظر ان کا کہیں کوئی تو ہوگا آخر
ڈھل گئی شام پرندوں کو بھی گھر جانا ہے

کسی کے نام پہ مرنے کی چاہ تھی ہم کو
کہ ایک روز تو ویسے بھی مر ہی جانا تھا

ہمارا حسن طلب بھی عجیب ہے عرشی
کہ تم سے تم کو نہ مانگیں تو اور کیا مانگیں

حسین چہرہ سحر کی دعاؤں جیسا ہے
مزاج اس کا مگر دھوپ چھاؤں جیسا ہے

دشمنوں سے تو نپٹ لینا کوئی مشکل نہ تھا
ہم چھپے بیٹھے ہیں عرشی دوستوں کے خوف سے

جس کی آرائش کی خاطر خود کو مٹی کر لیا
آج مجھ پر یہ کھلا عرشی وہ میرا گھر نہ تھا

جو پت جھڑوں میں کھلیں گل تو سوچ لینا تم
کسی حسین کسی معصوم کی دعا ہے یہ

لوگ کہتے ہیں عجب تاثیر اس چشمے کی ہے
جس نے جی بھر کر پیا وہ اور بھی پیاسا ہوا

روشنی میں زندگی ہے، حسن ہے، سچائی ہے
روشنی کو شہر میں ہر سُو بکھرنا چاہئے

(مرتبہ: پروفیسر عبدالصمد قریشی)

☆..........☆..........☆

مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب

حضرت چودھری محمد حیات خان صاحب حافظ آباد

رفیق حضرت اقدس مسیح موعود

حضرت چودھری محمد حیات خان صاحب ولد مکرم چودھری خیرالدین صاحب آف گڑھی اعوان حافظ آباد تقریباً 1879ء میں پیدا ہوئے۔ آپ پولیس میں ملازم تھے۔ آغاز احمدیت میں ہی بیعت کرکے حضرت مسیح موعود کی غلامی میں آ گئے۔ آپ نے حضرت اقدس کے سفر سیالکوٹ 1892ء کے موقع پر بیعت کی توفیق پائی جبکہ آپ سیالکوٹ میں ہی ملازم تھے۔ آپ کی بیعت کا اندراج رجسٹر بیعت اولیٰ میں اس طرح محفوظ ہے:

20 فروری 1892ء محمد حیات ولد خیرالدین ساکن گڑی آواں ضلع گوجرانوالہ حال ملازم پولیس سیالکوٹ

آپ کی بیان کردہ روایات ''سیرت المہدی کا ایک ورق'' کے تحت اخبار الحکم میں شائع ہوئی ہیں، آپ بیان کرتے ہیں:

''یہ خدا تعالیٰ کا فضل تھا کہ بچپن ہی سے مجھے نماز پڑھنے کی عادت ہوگئی تھی جبکہ میں مڈل سکول حافظ آباد میں پڑھتا تھا۔ ان ایام میں ہمارے ہاں یہ قاعدہ تھا کہ عشاء کی نماز کے بعد اکثر بزرگان (بیت) میں بیٹھا کرتے اور مختلف مسائل پر دینی اور بعض وقت دنیاوی باتیں بھی کیا کرتے تھے۔ اوائل سال 1888ء میں ان کا یہ عام دستور ہوا کہ گاہے گاہے مولوی جلال الدین صاحب سکنہ پیرکوٹ (وفات 1904ء۔ ناقل) کی زبانی اور گاہے کسی دیگر حافظ سیاح وغیرہ کی زبانی یہ بات اکثر سنا کرتے تھے کہ بٹالہ کے پرگنہ میں ایک ایسے زمیندار رئیس کے صورت میں ہیں جن کے حالات سے پتہ چلتا ہے کہ کوئی خدا رسیدہ ولی اللہ ہے، خاموشی میں اس کی زندگی ہے، دنیاوی کاروبار سے واسطہ نہیں، قرآن مجید کا عاشق ہے۔ گاہے یہ بھی ذکر ہوتا کہ وہ کہتا ہے کہ خدا مجھ سے ہم کلام ہوتا ہے اور جو کوئی شخص اس کے پاس اپنی حاجت لے کر جاوے، مہمان نوازی کرتا ہے، دین کی باتیں سناتا اور زیادہ تر اس بات پر زور دیتا ہے کہ میرے پاس ٹھہرو، قرآن پڑھو، نماز پڑھنے میں جب تک تم ایک لذت محسوس نہ کرو اور کوئی خاص نشان نہ دیکھو، یہاں سے مت جاؤ اور حاجات کے متعلق وہ خدا تعالیٰ سے اطلاع پاکر قبل از وقت اطلاع دیتا ہے۔ زیادہ تر طرفہ یہ کہ کوڑی پیسہ کا سوال نہیں۔ مہمان نوازی کے علاوہ گھر سے آئی ہوئی روٹی انہیں میں تقسیم کر دیتا ہے۔ یہ بزرگان دیہہ خود اچھے ذی وقار اور ذی عزت تھے اور سب نے تھوڑی بہت ملازمت کی ہوئی تھی، کہا کرتے کہ دل چاہتا ہے ایسے بزرگ کی زیارت کی جاوے۔............

ایسے ایسے حالات پاکر اس بزرگ کا واقعہ مجھے یاد آ جاتا جو بٹالہ کی طرف رہتا اور گھر سے آئی ہوئی اپنی روٹی بھی غریب مسافروں کو دے دیتا۔ اس زمانہ سے ہی...... اتفاق حسنہ ایسا ہوا کہ 18 سال کی عمر میں مجھے ملازمت کے لئے سیالکوٹ جانا پڑ گیا، محکمہ پولیس میں ملازم ہوا، قواعد پریڈ سے فارغ ہوکر میری نوکری دفتر میں محافظ دفتر کے ساتھ لگائی گئی، نیز مجھے یہ حکم بھی دے دیا گیا کہ پلٹن 25 ڈوگرہ جوان دنوں سیالکوٹ چھاؤنی میں مقیم تھی، ڈرل انسٹرکٹر کا کام سیکھوں جس میں مجھے نمایاں کامیابی ہوئی۔

میر حامد شاہ صاحب دفتر ضلع میں ملازم تھے، وہ نماز ظہر اکثر (بیت) میں پڑھا کرتے تھے، نہایت نیک انسان تھے، راہ رَو چلتے داہنے بائیں نہ دیکھتے اور خدا کی تسبیح کرتے جاتے تھے۔ چونکہ وہ وقتی اجازت لے کر آتے تھے السلام علیکم وعلیکم السلام سے زیادہ بات چیت نہ ہوتی تھی۔ سال 1892ء کا واقعہ ہے کہ پولیس لائن میں کسی شخص نے یہ خبر سنائی کہ حکیم حسام الدین صاحب کے مکان پر کوئی بزرگ دور سے تشریف لائے ہیں، اکثر لوگ ان کی زیارت کو جاتے ہیں، لالہ بھیم سین مشہور وکیل اور شیخ اللہ داد صاحب ان کا بڑا ادب کرتے ہیں اور خدمت میں حاضر رہتے ہیں۔ چوہدری نبی بخش صاحب کورٹ انسپکٹر سے یہ بات چیت ہوکر صلاح ٹھہری کہ دفتر سے فارغ ہوکر وہاں چلیں گے۔ اسی دن مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ میر حامد شاہ صاحب کے والد صاحب کا نام حکیم حسام الدین ہے۔ چنانچہ دفتر سے فارغ ہوکر ہم دونوں جلدی جلدی (بیت) حکیم حسام الدین میں پہنچ گئے دیکھا کہ (بیت) کے صحن میں 40،50 کے قریب صاحبان تشریف رکھتے ہیں اور ایک وجیہہ جوان لمبے قد کے وعظ فرما رہے ہیں، کسی نے ذکر کر دیا کہ یہ مولوی نورالدین بھیرہ والے ہیں لیکن ہمارے تعجب کی کوئی انتہا نہ رہی کہ بعد میں باہر سے یہ آوازیں آ رہی ہیں کہ جو کچھ ہے یہی نورالدین ہے، مرزا مہدی و مسیح بن کر آیا ہے۔ کوئی کہتا کہ لدھیانہ میں بھی شور و شر ڈال آیا ہے، نامناسب اور کسر شان الفاظ استعمال ہوتے تھے۔ میر حامد شاہ و ماسٹر کریم بخش صاحب مشن سکول کے ٹیچر بھی موجود تھے جو بعد ازاں مولانا مولوی عبدالکریم مشہور ہوئے اور لیڈر قوم کا خطاب پایا، ان کے والد بزرگوار چوہدری محمد سلطان صاحب میونسپل کمشنر رئیس اعظم شہر سیالکوٹ بھی موجود تھے۔

ہم لوگ شش و پنج میں واپس پولیس لائن سیالکوٹ ہوئے کیونکہ سورج غروب ہو چکا تھا۔ یہ چرچا سارے شہر کے اندر ہو رہا تھا اور امام مہدی اور مسیح موعود پر بحث تھی، ...... چوہدری نبی بخش صاحب میرے ہمراہی نہایت دیندار واقع ہوئے تھے ان کو شاید مزید معلومات ہوں۔

دوسرے دن چوہدری نبی بخش صاحب سے میں نے عرض کیا کہ بھائی صاحب میں نے دل میں ٹھان لیا ہے اور میخ کی طرح میرے صحیح خیالات میں یہ بات جم اور بچ گئی ہے کہ بحث کر لینی چاہیے (-) اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آ بھی گئے تو پھر ان کی بیعت کر لیں گے، غلط فہمی بھی ہوا کرتی ہے ایسا نہ ہو کہ یہ موقعہ ہاتھ سے نکل جائے، وہ ہنس پڑے اور کہا کہ واقعی یہ سچی بات ہے۔ وہ قوم کے اعوان اور باشندہ معراجکے ضلع سیالکوٹ کے تھے، وہ ہمارے گاؤں موضع گڑھی اعوان متصل حافظ آباد کے خوب واقف تھے ان کو یہ بھی علم تھا کہ ہمارے دیہہ والے پیری مریدی والے لوگ ہیں ایسی باتیں وہ کیا جانیں، اس خیال کے ماتحت وہ مجھ کو چھوڑ کر علیحدگی میں ایک دن پہلے بیعت کر آئے تھے، شام کا وقت تھا فیصلہ ہوا کہ صبح چلیں گے۔

جس طرح ہوا رات گزاری، صبح اس محلّہ میں پہنچے معلوم ہوا کہ حضرت مرزا صاحب حکیم حسام الدین صاحب والی نشست گاہ میں بیٹھے ہیں، وہاں حاضر ہوئے، یہ پہلا موقع تھا جبکہ حضرت مرزا صاحب کا دیدار ہوا۔ چہرہ مبارک اور جلوہ کی طرف دیکھا نہ جاتا تھا حالانکہ آپ نظر نیچی رکھتے، بعض وقت ایسا بھی ہوتا تھا کہ آنکھیں بند کی ہوئی ہیں۔ کسی وقت بڑی بڑی آنکھیں کھول کر کوئی ارشاد فرماتے اور تبسم کی عادت بھی حضور کی شان کو نرالی کر دیتی تھی، کسی وقت دستار مبارک کا پلّو دہن مبارک پر رکھ لیتے تھے۔ ہمارے پہنچنے سے پہلے بیعت ہو چکی تھی چونکہ ہم لوگ دور جگہ، پولیس لائن سے آ رہے تھے، بیعت کے لیے عرض کیا گیا۔ اس وقت حضرت مولوی عبدالکریم صاحب، میر حامد شاہ صاحب و کچھ دوست لاہور کے موجود تھے، آپ نے بیعت منظور فرمائی اور دعا کے بعد مولوی عبدالکریم صاحب سے کچھ ذکر فرمایا جس کو میں سن نہ سکا اس واسطے معاً بعد ہی مجھے مولوی عبدالکریم صاحب نے ارشاد فرمایا کہ آپ کو اپنی نوکری سے جب فرصت ہو میرے پاس قرآن شریف پڑھنے کے لیے آیا کرو، آپ کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں ہوگا، اس وقت میں نے سمجھا کہ یہ آپ کا ارشاد مولوی صاحب کو میرے متعلق ہوا ہے۔ سبحان اللہ ماں باپ سے پیارے مسیحا کی کس کس بات کا آئندہ ذکر کروں، اجازت لے کر واپس ہوئے۔ مجھے زیادہ علم بحث مباحثہ کا تو نہ تھا، یہ منادی اپنے دوست آشناؤں میں کر دی کہ خدا کی قسم یہ جھوٹ بولنے والا نہیں ہے، اکثر لوگوں نے بیعت کر لی...

سال 1892ء کی دوسری ششماہی میں مجھے قلعہ پھلور ٹریننگ سکول میں تعلیم کے لئے جانے کا حکم ہو گیا۔ سال 1893ء کے شروع میں ایکٹ شہادت ہندو پولیس رول اور دیگر قوانین کا امتحان ختم ہوا نتیجہ میں خدا کے فضل سے پنجاب بھر میں فرسٹ رہا اور میری سپیشل طور پر ترقی ہوئی اور بطور لاء انسٹرکٹر میری خدمات سیالکوٹ سے قلعہ پھلور میں منتقل ہو گئیں، یہ ایک ایسی جگہ ہے اور خاص گروہ دوست خوب جانتے ہیں جو اس جگہ رہ چکے ہیں، مَیں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے حالات سے بے خبر رہا، ہاں جب کبھی لدھیانہ جانے کا موقعہ ملتا تو وہاں سے تسکین پاتا، قریباً تین سال کے بعد پھر مجھے سیالکوٹ واپس جانے کا حکم ہوا، سیالکوٹ پہنچ کر دوستوں سے ملا، سیالکوٹ شہر اور مضافات کو نمایاں کامیابی تھی شاید اس لیے کہ خدا کا مسیح اس شہر کے اندر سات سال تک رہ چکا تھا۔ حضرت مولانا مولوی نورالدین اعظم بھی نزدیک جموں ریاست میں رہتے تھے، مولوی عبدالکریم صاحب پر مولوی صاحب کا سایہ ابر رحمت بن کر پڑا ورنہ سر سید احمد صاحب کے نیچری خیالات کا شکار ہو رہے تھے۔ پھر حضرت حامد شاہ صاحب جیسا رفیق ان کی اردل میں موجود رہتا، یہ باتیں ہیں جنہوں نے سیالکوٹ کی جماعت کو ممتاز کر دیا۔ ہر ہفتہ، ہر مہینہ دوست قادیان آتے جاتے رہتے، میر حامد شاہ ضلع سیالکوٹ کے سپرنٹنڈنٹ ضلع تھے اور صاحبان ضلع و کمشنر ان کا خاص ادب کرتے تھے، ایک یورپین صاحب شاید اسسٹنٹ کمشنر تھے جب وہ گھڑی کی طرف دیکھتے، کتنا ضروری کام دفتر کا ہوتا وہ فرماتے ''حامد شاہ صاحب! دو بج گئے ہیں آپ نماز پڑھ آویں''، گویا حامد سیالکوٹی اس قدر عاشق نماز تھے کہ دو بجے اور نماز کے لیے چل دیے، جس پر وہ صاحب بہادر خود ثواب لینے لگ گئے اور دو بجے ان کو اجازت دے دیتے۔

پیارے دوستو! اس سے میری مراد حامد سیالکوٹی کے اوصاف بیان کرنا نہیں بلکہ اپنے مسیح کی قوتِ قدسی کو آپ تک پہنچانا ہے جس کی دعاؤں کی یہ برکت تھی، یہ سپرنٹنڈنٹ ضلع کا ہے، کا تھا، مسیح کے دروازے کا ہر وقت کا سائل تھا، جب موقعہ ملتا قادیان پہنچ جاتے، ایک لوہی گرم رکھی ہوئی تھی اسے اوڑھ لیتے قادیان آکر پرالی وغیرہ کا رات کو سرہانہ بنا کر عام لوگوں میں سوتے۔ بعد ازاں عرصہ تک حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحب کا بھی یہی عمل درآمد رہا۔

میری ملازمت محکمہ پولیس کی تھی جس میں کوئی تعطیل نہیں مگر یہ خدا کا فضل ہوتا اکثر دفعہ عیدین کی نماز قادیان پڑھتا۔ جلسہ سالانہ اس وقت تک ایک بھی نہیں جس پر میں نہ پہنچا ہوں، رخصت کا انتظام کر لیتا تھا۔

پھر اصل بات کی طرف آتا ہوں کہ یہ حضرت مسیح کی دعاؤں اور قوتِ قدسی کا اثر ہے۔ ایک بات مجھے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی خوب یاد ہے اور ان کے طرز کلام سے نہایت خوشی ہوئی، وزیر آباد سے وہ لائل پور کی طرف روانہ ہوئے، انٹر کلاس میں

میں بھی موجود تھا۔ مولوی صاحب کے پاس ایک بستہ کتابوں کا تھا، میری نظر جس کتاب پر پڑی وہ ’’سرمہ چشم آریہ‘‘ تھی، اس کتاب کو دیکھ کر میں نے بہتیری کوشش کی کہ خاموش رہوں مگر میں رہ نہ سکا۔ میں نے مولوی صاحب سے عرض کی کہ آپ تو مرزا صاحب کو دیکھنا یا بات کرنا یا ان کی کتب کو پڑھنا گناہ سمجھتے ہیں اور اس کا وعظ فرمایا کرتے ہیں، یہ کتاب آپ کے بستہ میں کیونکر ہے اور آپ کیوں پڑھتے ہیں؟ مولوی صاحب نے فوراً جواب دیا کہ بھائی صاحب دیانتداری کی بات تو یہ ہے کہ یہ کتاب مرزا صاحب کی نہایت اچھی ہے اور آریہ مذہب کا ناطقہ بند کر دیا ہے۔ مجھے مولوی صاحب کے حالات سے اور ان کی تحریر وتقریر سے نہایت اچھی خاصی واقفیت عامہ تھی، میں یہ جواب سن کر نہایت خوش ہوا کہ ایک دشمن بھی بعض وقت حق بات کر دیتا ہے۔

......ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت احمد لاہور میں میاں چراغ الدین صاحب رئیس کے مکان میں فروکش تھے وہاں پہنچ کر مجھے معلوم ہوا کہ لاہور کے آدمیوں نے چند لوگوں کو اجرت پر رکھا ہوا ہے اور حضرت اقدس کو گالیاں دلوائی جا رہی ہیں۔ سڑک حضرت شاہ محمد غوث کا واقعہ ہے وہاں سے ایک گروہ پٹھانوں کا گزرا جو علاقہ سرحد کے تھے، انہوں نے ان لوگوں کی حرکات دیکھ کر کہا کہ دیکھو تم لوگوں کا وطیرہ اور طرز طریق کل بھی دیکھا ہے اور آج بھی دیکھا ہے، اگر تم لوگ باز نہ آئے تو پھر لاچار ہم لوگ حضرت مرزا صاحب کی بیعت کر لیں گے کیونکہ خدا کے ماموروں کا یہی نشان ہے تم لوگوں کو آگے سے جواب دینے والا کوئی نہیں، احمدی صاحبان چپکے سے گزر جاتے ہیں اور آپ کمینہ حرکت کیے جاتے ہیں.... بعد ازاں وہ لوگ فوراً منتشر ہوگئے پھر یہ اجرتی آدمی کہیں نظر نہ آئے اور یہ طریق مسدود ہو گیا۔

اسی سال کا واقعہ ہے کہ لاہور میں حضور کا لیکچر ہوا، ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا جس میں ہر فرقہ، مذہب وملت کے آدمی تھے، بڑے بڑے عیسائی پادری اور آریہ شامل تھے۔ یہ لیکچر جناب مولوی عبدالکریم صاحب نے پڑھا،......اس ہال کے لیکچر کے خاتمہ پر اکثر لوگوں نے ایک شرارت کی وجہ سے یا سچ مچ مولویوں کے بیان پر ان کو اعتبار آ چکا تھا، چوہدری رحمت اللہ خان صاحب انسپکٹر پولیس کوتوالی شہر لاہور نے آگے ہو کر سٹیج کے دوستوں سے یا براہ راست حضرت صاحب سے ذکر کیا کہ کیا مرزا صاحب خود بول سکتے ہیں؟ اِس پر حضور فوراً کھڑے ہوگئے، چونکہ لیکچر ختم تھا شور وغل شروع ہو گیا، مولوی عبدالکریم صاحب نے قرآن مجید کا رکوع تلاوت کرنا شروع کیا اور خاموشی کا سناٹا چھا گیا۔ حضور نے باآواز بلند تقریر فرمائی، ہمارے کوتوال شہر سن سن کر حیران ہو رہے تھے اور عش عش کر اٹھے۔ دعا کے بعد یہ لیکچر ختم ہوا۔ اس کے بعد چوہدری صاحب کی رائے مولوی صاحبان کی نسبت اچھی نہ رہی پھر وہ حضرت صاحب کے مدّاح رہے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت صاحب ریلوے سٹیشن لاہور پر گاڑی میں تشریف رکھتے تھے، خدام کے علاوہ دوسرے بہت سے لوگ موجود تھے۔ ایک بڈھا سفید ریش آیا اور حضور کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا کہ مرزا صاحب اپنے مولوی کو حکم دیں کہ قرآن کا ایک رکوع سنا دے، حاضرین بڈھے کی تائید میں ہوگئے۔ دوستو! اب خیال کرنے کا وقت ہے کہ خدا کے مامور سے یہ بات کہی جاتی ہے، لاہور کا سٹیشن ہو، چاروں طرف اور خوشنما منظر ہو۔ حضرت صاحب کا اشارہ تھا کہ مولوی صاحب نے قرآن پڑھنا شروع کیا، بابوؤں نے قلمیں رکھ دیں، یورپین سٹاف بت بنا کھڑا تھا، بڈھا بھی مست تھا۔

سال 1904ء میں جب دوبارہ حضور سیالکوٹ میں تشریف لاتے ہیں، میں شہر سیالکوٹ میں تعینات تھا۔ ایک دن پہلے شہر سیالکوٹ میں عام منادی کی گئی کہ جو کوئی مسلمان مرزا صاحب کو دیکھنے سٹیشن پر جاوے گا یا ان کے لیکچر میں جاوے گا اس کا نکاح ٹوٹ جائے گا اور عورت حرام ہو جائے گی چنانچہ حضرت اقدس کی تشریف آوری پر جب گاڑی محلّہ میانہ پور سے گزر رہی تھی، لوگوں نے گاڑیوں کو اینٹیں مارنی شروع کر دیں کہ کئی شیشے ٹوٹ گئے اور کئی آدمی گاڑی کے ساتھ لپٹ گئے۔ میرے خیال میں آج کل کے مقابلہ میں مردم شماری ان ایام میں کم تھی لیکن پھر بھی لالہ ٹوڈر مل صاحب مالک سیالکوٹ پیپر نے اپنی اخبار میں لکھا کہ مرزا صاحب کے استقبال کے لئے 2500 کا مجمع ریلوے سٹیشن پر موجود تھا جو (-) تھے اور دوسری اقوام کی تعداد بہت کم تھی اور بعضوں نے یہ لکھا کہ اب (-) کے نکاح ٹوٹ گئے ہیں، عورتوں کو دوسرے خاوند تلاش کرنے چاہئیں۔ شاہانہ سواری کے ساتھ حضور معہ خدام وحضرت اماں جان وصاحبزادگان والا فرودگاہ حکیم حسام الدین تشریف فرما ہوئے۔

اس سال حضرت مولوی عبدالکریم صاحب علالت طبع کے باعث سیالکوٹ تشریف لائے ہوئے تھے، کمترین مولوی صاحب کے واسطے ہوا خوری کے لیے دو اسپہ گاڑی مہیا کرتا اور شام کو ان کو سیر کرایا کرتا۔ گاہے خواجہ صاحب وغیرہ دوست لاہور سے بھی آ جاتے اور مولوی صاحب بحالت بیماری لیکچر دیا کرتے تھے۔ حضور نے مولوی صاحب سے مل کر فرمایا کہ آپ سیالکوٹ آ کر اور گھر کی عمارات دیکھ کر یہاں ہی بیٹھ گئے، یہاں کوئی ضروری کام تھا؟ مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضور اب میری صحت اچھی ہے صرف ایک ہی کام میں کر سکا ہوں اور کچھ نہیں کر سکا، وہ یہ کہ علاوہ مردوں کے جو بازاروں اور دیگر مقامات پر چلتے پھرتے ہیں گلی کوچہ میں بیٹھنے والی مستورات کے کان میں یہ بات پہنچا دی ہے کہ عیسیٰ فوت ہو گئے حضور! اور مجھ سے یہاں کچھ نہیں ہو سکا۔ حضور نے دستار مبارک کا پلّو دہن مبارک پر رکھ کر تبسم فرمایا اور مولوی صاحب سے فرمایا تو پھر مولوی صاحب اور کیا کام آپ نے کرنا تھا سب سے بڑا کام تو یہی ہے جس کے لئے میں مامور ہوں اور ہر تقریر وگفتگو میں ذکر کرتا رہتا ہوں۔ سب دوستوں نے مولوی صاحب کے لیکچروں کی تعریف کی۔

حضور دو چار دن سیالکوٹ رہے، اکثر لوگوں سے ملاقات فرماتے رہے اور بیعت بھی بکثرت ہوئی۔ طبیعت بھی کسی قدر ناساز تھی، غیر احمدی لوگ بھی بکثرت ملے، بعض وقت اس قدر ہجوم ہو جاتا کہ بڑی مشکل ہوتی۔ ایک دن حکیم حسام الدین صاحب نے عرض کیا کہ بہت سے لوگ دیدار فیض اثر سے محروم رہ جاتے ہیں، 5-4 بجے شام کا وقت تھا حضور کو ایک شاہ نشین پر بٹھایا گیا اور لوگ دور سے دیدار کرتے اور نیچے سے گزر جاتے تھے لیکن میں حسن ظن کی نہیں کہتا بلکہ قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ نظارہ جہاں سینکڑوں اشخاص مشتاق دیدار و جمال ہوں، حضور کا چہرہ مبارک چودھویں کا چاند دکھائی دیتا تھا، ہندو سکھ وغیرہ دیدار کر کے خوش ہو رہے تھے، مجھے معاً خیال آیا کہ امریکہ والے سچے ہیں جنہوں نے حضور کا فوٹو مانگا اور فوٹو دیکھ کر اکثروں نے رائے لگائی کہ یہ مونہہ جھوٹ بولنے والا نہیں ہے‘‘۔

(الحکم 28/جون 1938ء صفحہ 7-5)

اسی کے تسلسل میں آپ مزید بیان کرتے ہیں:

’’اس سفر میں جہاں تک میرا حافظہ مدد کر سکتا ہے، دوسری صبح کو حضور نے قادیان واپس جانا تھا کہ اکثر دوستوں اور دیگر مذاہب والوں نے بھی تحریک کی کہ آپ کا ایک لیکچر سیالکوٹ ہو جائے۔ حضور والا نے باوجودیکہ طبیعت ناساز ہے اور سفر ...... ہے درخواست کو منظور فرما لیا۔ ایک دن وقفہ کے تاریخ مقرر ہوگئی۔ جموں، سیالکوٹ چھاؤنی، وزیر آباد، لاہور، گجرات اطلاع ہوگئی۔ چونکہ لیکچر کی وجہ سے مخالفت کا بازار زیادہ گرم سے گرما گرم ہو گیا... اس لئے لیکچر کا انتظام اسی محلّہ میں ایک جگہ کیا گیا، میرا بھی اس میں دخل تھا کہ زیادہ انتظام پولیس کو نہ کرنا پڑے گا، میں نے اپنے افسر سردار گوردت سنگھ صاحب انسپکٹر پولیس شہر سیالکوٹ سے عرض کر دیا کہ زیادہ کسی انتظام کی ضرورت نہیں ہے اپنے محلّہ میں جلسہ گاہ بنایا گیا ہے، مخالفین کا وہاں دخل نہ ہوگا۔ دوسرے دن پھر میں حاضر ہوا کہ انتظام وغیرہ مناسب دیکھ لوں، حضور کی نسبت دریافت پر معلوم ہوا کہ بالا خانہ کے سقف پر لیکچر تحریر فرما رہے ہیں، تنہا آپ ہیں کسی کو جانے کی نسبت حکیم صاحب (مراد حضرت حکیم میر حسام الدین صاحب) نے منع کیا ہوا ہے، ملاقاتی لوگ واپس جا رہے ہیں اگرچہ خلاف ورزی حکم حکیم حسام الدین صاحب تھی نیز ان کی طبیعت بھی غصہ والی تھی، سب گھر والے، دوست آشنا ان سے ڈرتے تھے مگر میرے دل میں یہ ایک عشق تھا کہ دیکھوں حضرت صاحب کس طرح مصروف ہیں، حکیم صاحب نے اگر دیکھ لیا یا کسی نے بتا دیا تو ان کے خفا ہوتے جلدی جلدی نکل جاؤں گا، یہ بھی ممکن تھا کہ مجھے وردی میں ملبوس دیکھ کر حکیم صاحب معاف کر دیں گے۔ یہی بات دل میں ٹھان کر زینہ کے راستہ کوٹھے پر چلا گیا اور آخری دروازہ کی اوٹ میں خاموشی سے کھڑا ہو گیا۔

میں حلفیہ بیان کے ساتھ کہتا ہوں کہ سقف مکان کے اوپر چاروں کونوں پر چھوٹے چھوٹے شہ نشین تھے اور ان کے اندر بڑی بڑی چار دواتیں سیاہی کی ہر شہ نشین پر ایک ایک کر کے پڑی ہوئی تھیں، حضرت صاحب کے ہاتھ میں لوہے کا قلم تھا، سر پر چھوٹی سی اونی ٹوپی جو دستار مبارک میں رکھتے تھے، پہنی ہوئی تھی اور جلدی جلدی چلتے جاتے تھے اور دوات کا ڈوبہ ایک جگہ سے لے کر پھر دوسری جگہ سے لیتے تھے اور کاغذات لکھ لکھ کر لپیٹتے جاتے تھے، جب سارا ورق لکھا جاتا تھا تو نیچے زمین پر پھینک دیتے تھے اکثر جگہ پر یہ کاغذ پڑے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک لڑکا جوان عمر کا آیا اور جلدی میں سب کاغذات لے کر چلا گیا، میں نے آہستہ آہستہ اس سے پوچھا تم کیا کرو گے؟ اس نے کہا کہ میں کاپی نویس ہوں اور میری مدد پر دو چار آدمی نیچے بیٹھے ہیں۔ کوئی کتاب نہیں دیکھی، خدا کا جری چلتے چلتے لکھتا جاتا ہے اور کاغذات کے انبار پھر ہو جاتے ہیں، دوسرا کاپی نویس آیا اور وہ لے گیا، سلطان القلم کا نقشہ میرے سامنے آ گیا۔

دوستو! آپ بھی منشی ہیں، میں بھی نوشت خواند کے کام میں محکمہ پولیس میں مشہور تھا مگر ایک خط کسی دوست کو یا کوئی سرکاری رپورٹ لکھنی ہو تو کس قدر محنت ومیز کرسی یا تکیہ غالیچہ کے فرش پر بیٹھ کر لکھتے ہیں۔ ان ایام میں میں نے کوشش کی کہ ایک کارڈ چلتے چلتے لکھوں مگر لکھ نہ سکا۔

انجام کار لیکچر تیار ہو گیا اور چھاپہ خانہ چلا گیا۔ جلسہ گاہ مکمل ہے کہ حضور کو کسی شخص نے چٹھی لکھی یا کسی نے زبانی ذکر کیا ہو، یک لخت حکم صادر ہوا کہ ہمارا لیکچر باہر کھلے میدان یا کھلی جگہ میں ہونا چاہیے، یہ محلّہ والی جگہ لوگ پسند نہیں کرتے ہیں، بانیان جلسہ کے لئے یہ کس قدر مشکل بات تھی سب حیران رہ گئے کہ کیا کیا جاوے، حکیم صاحب والد میر حامد شاہ صاحب و چوہدری محمد سلطان صاحب میونسپل کمشنر والد مولوی عبدالکریم صاحب وڈاکٹر اقبال کے والد و بھائی سب ہوشیار آدمی تھے۔ یہ مجھے علم نہیں کہ کس طرح فوراً خبر مشہور ہوگئی کہ لیکچر سرائے مہاراجہ جموں وکشمیر میں جو ریلوے سٹیشن سیالکوٹ کے قریب ہے، ہوگا۔ سرائے کا انتظام ہو گیا ہے کیونکہ بلحاظ مذہبی تعصب کے کسی جگہ کے ملنے کی امید نہ تھی، حال کیا تھا شہر سیالکوٹ ایک کارزار بن گیا،... ایک جم غفیر موجود تھا، راہ گزرنے والوں کو سخت تکلیف تھی بدزبانی کی جاتی تھی، پولیس کو بھی اب انتظام کی فکر ہوگئی چنانچہ سرائے کے اندر عین جلسہ گاہ میں مسٹر بٹینی صاحب بہادر پولیس افسر وشہزادہ محمد یوسف خان صاحب مجسٹریٹ درجہ اول کی نوکری لگ گئی،

پولیس کا انتظام خاطر خواہ تھا۔ سردار گوردت سنگھ صاحب انسپکٹر پولیس ایک مشہور سراغ رساں افسر تھے، شہری زندگی سے کچھ بے خبر تھے، میں نے ان کو ہر طرح سے تسلی دی کہ آپ ذرا بھر فکر نہ کریں مرزا صاحب کا الہام ہے کہ اور یہ بڑھے گا، پھولے پھلے گا، دشمن منہ کی کھائے گا چنانچہ خدا کا جری شاہانہ سواری اور جلوس کے ساتھ روانہ ہوا، میں دوستوں کے ساتھ جلوس کے ہمراہ تھا۔ ڈاکٹر اقبال صاحب کے والد کی دوکان کے پاس اچانک میرے دل میں یہ بات آگئی کہ حضرت صاحب کی بند گاڑی کے آگے بیٹھ جاؤں چنانچہ میں آگے بیٹھ گیا، جلوس خدا کے فضل سے خیر و عافیت کے ساتھ سرائے میں پہنچ گیا۔......

سرائے کا جب بڑا دروازہ کھلا تو بکثرت لوگ داخل ہوگئے اور جلسہ گاہ میں پہلے تمام جگہ کرسی بچ شرفاء و روساء سے پر ہوگئے تھے مخالفین کے اڈہ والے لوگ بھی دوڑ دوڑ کر سرائے کے اندر آگئے اور شامل جلسہ ہوئے، وہ دیکھتے رہ گئے اور اکیلے میز کرسی پر ہاتھ بجاتے رہے۔ لیکچر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے جس طریق سے پڑھا وہ دوست جانتے ہیں جو وہاں موجود تھے یا جنہوں نے لیکچر سنے ہوئے تھے، ایک سناٹا چھایا ہوا تھا۔ عداوت کا بازار گرم تو پہلے ہی سے تھا مگر جب لیکچر میں یہ پڑھا گیا کہ میں مسیح ہوں، مہدی ہوں اور ہندو حضرات کے لئے کرشن ہوں، اس موقع پر میں نے دیکھا کہ شہزادہ محمد یوسف خان صاحب کمشنر چوکنے ہوگئے اور ادھر ادھر گھورنے لگے، مسٹر بٹینی بھی ہوشیار ہوگئے مگر خدا کے جری کو ایک ذرّہ بھر پرواہ نہیں۔ حکام کا خیال تھا کہ مسلمان تو پہلے ہی سے دشمن تھے آج ہندو آریوں کے ساتھ بھی زیادہ بغض و عداوت کا بیج بویا گیا ہے۔

غرضیکہ یہ لیکچر بخیر و خوبی ختم ہوا، دعا کے بعد یہ جلسہ ختم ہوا۔ سامعین خواہ کسی مذہب و ملت کے ہوں سب بشاش نظر آتے تھے۔ حافظ سلطان نے یہ حرکت کی کہ وہ کوڑہ کرکٹ راکھ حضرت صاحب پر ڈالنا چاہتا تھا اور بیس پچیس شاگرد کوٹھہ پر کھڑے کیے ہوئے تھے اور خود بھی شامل تھا اس کا بھائی حکیم نبی بخش کہتا تھا کہ میں طاعون کا معالج ہوں کسی قسم کا بخار ہو فوراً طاعون دور ہو جاتی ہے، اس لیکچر کے بعد اور ان کی بدبختی اور بدباطنی کے اظہار کے نتیجہ کے طور پر یہ ہوا کہ یہ سارا خاندان جو کئی اشخاص پر مشتمل تھا یکے بعد دیگرے سب طاعون کا شکار ہوگئے ہیں، آج ان کا کوئی نام لیوا نہیں ہے، حافظ سلطان اپنے آپ کو ایک تیس مار خان سمجھتے تھے اور اپنے شاگردوں پر ان کو بڑا فخر تھا۔

(الحکم قادیان 7/14 جولائی 1938ء صفحہ 3)

حضرت میاں فیروز الدین صاحب ولد میاں گلاب دین صاحب (بیعت 1892ء) حضور کے اسی سفر سیالکوٹ کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

''جب حضور واپس تشریف لے گئے تو میں، میر جی میراں بخش صاحب .... ملک حیات محمد صاحب سب انسپکٹر پولیس حافظ آباد وغیرہ وزیر آباد تک گئے تھے''۔

اپریل 1905ء کی بات ہے کہ آپ خانگی امور کی وجہ سے تین ماہ کی رخصت لے کر اپنے وطن حافظ آباد میں مقیم تھے یہاں سے آپ نے ایڈیٹر اخبار الحکم کو ایک مراسلہ بھجوایا جس میں احمدیہ جماعت اور مخالفین کے ایک مباحثہ کی روداد تحریر فرمائی ہے یہ مباحثہ پہلے ایک احمدی بزرگ حضرت مولوی نبی بخش صاحب آف پریم کوٹ اور غیر احمدی مولوی کے درمیان تھا اور موضع مولو چک میں ہوا، چند دنوں بعد ایک بڑا مباحثہ اور ہوا جس میں جماعت کی طرف سے حضرت حافظ مولوی غلام رسول صاحب وزیرآبادی شامل ہوئے، اس مباحثے کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے بہت لوگوں کو سلسلہ احمدیہ میں شمولیت کی توفیق دی۔

(الحکم 24 جولائی 1905ء صفحہ 11، الحکم 31 جولائی 1905ء صفحہ 9)

اسی خط میں آپ نے لکھا ہے کہ اخبار الحکم تنہائی کا اعلیٰ رفیق ہے۔ آپ اخبار بدر و الحکم کا بشوق مطالعہ کرتے کہ ایک طرف تو حضرت اقدس کی پاکیزہ مجالس کا احوال معلوم ہوتا ہے اور دوسری طرف تمام احمدی جماعت کے حالات سے بھی آگاہی رہتی ہے۔ 1934ء میں جب اخبار الحکم چند سالوں کے وقفے کے بعد دوبارہ شروع ہوا تو آپ نے نہایت خوشی کا اظہار فرمایا، ایڈیٹر اخبار الحکم لکھتے ہیں:

''چودھری محمد حیات خان صاحب پنشنر انسپکٹر پولیس حافظ آباد نے ''الحکم'' کے اجراء پر عارفانہ رنگ میں بڑی مسرت کا اظہار کیا ہے اور وہ خریدار بھی بھیجتے ہیں۔ وہ الحکم کے دور اول میں بھی اس کی چوٹی کے معاونین میں سے تھے''۔

(الحکم 21 فروری 1934ء صفحہ 2)

اسی طرح آپ سلسلہ کے دوسرے کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے، ناظر صاحب بیت المال قادیان اپنی ایک رپورٹ بابت حافظ آباد میں لکھتے ہیں:

''سیکرٹری مال چوہدری محمد حیات خان صاحب سب انسپکٹر پولیس پنشنر ہیں جو نہ صرف چندہ اپنی پنشن پر باشرح ادا کرتے ہیں بلکہ اپنی زمینداری آمدنی پر بھی باقاعدہ ادا کرتے ہیں''۔

(الفضل 21 جنوری 1930ء ص 23)

حضرت چودھری محمد حیات خان صاحب بفضل اللہ تعالیٰ نظام وصیت میں شامل تھے، آپ کا وصیت نمبر 5090 ہے اور آپ نے 1/8 حصہ کی وصیت کی۔ آپ نے 7 جنوری 1939ء کو بعمر 70 سال وفات پائی، میت تو قادیان نہ پہنچ سکی لیکن یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ قادیان میں نصب ہے۔

آپ کی وفات پر اخبار الفضل نے لکھا:

''چودھری محمد حیات خان صاحب پنشنر سب انسپکٹر پولیس و پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حافظ آباد جو حضرت مسیح موعود کے پرانے اور اولین (رفقاء) میں سے تھے اور موصی تھے، فوت ہوگئے ہیں۔ مرحوم نہایت مخلص اور سلسلہ کی ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے اور خواہش رکھتے تھے کہ کسی سے پیچھے نہ رہیں۔ مخالف ہر قسم کی شرارت کرتے لیکن مرحوم ڈٹ کر مقابلہ کرتے رہے اور مخالفوں کو زک پہنچاتے رہے۔ مرحوم اپنے پیچھے چھ بیٹے اور چار لڑکیاں چھوڑ گئے ہیں جن میں سے دو لڑکے نابالغ ہیں۔ چودھری صاحب مرحوم اپنی جائیداد اور اولاد کے بارے میں ایک وصیت تحریر کر کے چھوڑ گئے ہیں جس میں اپنی اولاد کو ہدایت کی ہے کہ (بیت) احمدیہ اور عیدگاہ احمدیہ بنا کر میری خواہش کو پورا کیا جائے''۔

(الفضل 4 اپریل 1939ء صفحہ 2 کالم 2,4)

آپ نے دو شادیاں کیں۔ آپ کے ایک پوتے مکرم شوکت حیات صاحب کو 1974ء میں احمدیت کی بنا پر شہید کر دیا گیا۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

تہجد اور اللہ تعالیٰ کے چنیدہ بندے

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب

مومنوں کی صفات بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (تہجد کی نماز پڑھنے کے لئے) ان کے پہلو ان کے بستروں سے الگ ہو جاتے ہیں۔ وہ اپنے رب کو اس کے عذابوں سے بچنے کے لئے اور اس کی رحمتوں کو حاصل کرنے کے لئے پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

(السجدۃ:17)

حضرت پیر سراج الحق نعمانی بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا: تہجد کی نماز ضرور پڑھنی چاہئے۔ میں نے عرض کیا کہ سستی کا بھی کوئی علاج ہے۔ فرمایا اس وقت غسل کر لیا کرو سستی دفع ہو جائے گی ہم بھی غسل کر لیا کرتے ہیں۔ نماز تہجد سے انسان مقام محمود تک پہنچ جاتا ہے۔ مقام محمود وہ مقام ہے جہاں اللہ تعالیٰ انسان کی حمد کرتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:

تہجد کے معنی ہیں نیند کو ہٹا کر کھڑا ہونا۔

فرماتے ہیں:

میں نے پہریداروں کے ذریعہ بارہا تہجد کی توفیق پائی ہے وہ بارش اور سردی کے موسم میں چار پانچ روپے کی خاطر خبردار! ہوشیار، جاگتے رہو، کہتے پھرتے ہیں۔ اس وقت مجھے اللہ تعالیٰ کے احسان یاد آتے ہیں کہ وہ کس قدر لاتعداد لاتحصیٰ ہیں۔ کیا ہم اس کے لئے اس کے حضور کمربستہ نہ ہوں۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

مجھے افسوس ہے ہماری جماعت میں بہت کم ایسے لوگ ہیں جو تہجد کے لئے اٹھتے ہیں۔ اگر زیادہ نہیں کر سکتے تو کم از کم اتنا تو کرو...... کہ یہ عہد کریں کہ جمعہ کی رات تہجد ضرور پڑھنی ہے۔ ایک رات تہجد پڑھ لو اور چھ راتیں سو لو۔ اس طرح آہستہ آہستہ باقی دنوں میں بھی اٹھنے کی عادت ہو جائے گی۔ اگر دوست اتنا ہی عہد کر لیں اور اسے پورا کرنے کی کوشش کریں اور جمعہ کی رات تمام جماعت اٹھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرے تو ہماری متحدہ دعائیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے میں عظیم الشان اثر دکھائیں گی۔

(الفضل 11 جون 1951ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث میدان جنگ میں صحابہؓ کی مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

جس وقت آدھا گھنٹہ تلوار چلانے والی کسریٰ کی فوج رات کو تھکی ماندہ گہری نیند میں پڑ جاتی ہے اس وقت سارا دن تلوار چلانے والا مسلمان رات کو خدا کے حضور سجدہ ریز ہو جاتا ہے۔ میدان جنگ میں وہ تہجد کی نماز ادا کر رہے ہیں۔

مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب آپ کے پرنسپل ہونے کے زمانے کا واقعہ روایت کرتے ہیں کہ خلافت ثانیہ کے آخری سالوں میں جبکہ آپ ٹی آئی کالج کے پرنسپل تھے اور کئی اور حساس اور اہم خدمات میں دن رات مصروف رہتے تھے اس وقت آپ کی جو حالت تھی وہ آپ کی کوٹھی کے ایک پٹھان چوکیدار نے اس طرح بیان کی۔ فرماتے ہیں میں نے ایک دن گل خان سے پوچھا کہ سناؤ میاں صاحب کی زندگی کیسے گزرتی ہے کہنے لگے رات گئے تک اپنی ذمہ داریوں کے ادا کرنے کے بعد گھر آتے ہیں اور تھوڑی دیر آرام فرمانے کے بعد نماز تہجد کے لئے اپنے ڈرائنگ روم میں آ جاتے ہیں اور بڑی آہ و زاری کرتے ہیں اور ایک لمبا وقت رو رو کر خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت میاں صاحب کے اس عمل میں کبھی ناغہ نہیں دیکھا۔

چوہدری خلیل احمد چیمہ صاحب صدر جماعت احمدیہ کوٹ ادو نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا ایک قبل از خلافت کا واقعہ سنایا کہ آپ نے ایک رات چوک سرور شہید ڈاک بنگلہ میں گزاری جہاں وہ سوئے ہوئے تھے اس کمرہ میں سے گزر کر واش روم جاتا تھا آپ بڑی خاموشی سے اٹھے اور ان کے پاس سے گزر کر وضو کر کے تہجد کی نماز کے لئے کھڑے ہوگئے۔ آپ کو اس حالت میں دیکھ کر چیمہ صاحب کو بھی تہجد پڑھنے کی توفیق ملی۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 124027 میں حمیدہ بیگم

زوجہ عالم خان قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 72 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 27 جولائی 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) نقدی 50 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 5 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ حمیدہ بیگم گواہ شد نمبر 1۔ رومان عباس ولد وفا عباس گواہ شد نمبر 2۔ محمد زکریا احمد ولد محمد صادق

مسل نمبر 124028 میں رابعہ بشیر

بنت بشیر احمد بٹ قوم بٹ پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی خلیل ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 7 مارچ 2016 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ رابعہ بشیر گواہ شد نمبر 1۔ راجہ محمد عبداللہ خان ولد میاں فیروزالدین گواہ شد نمبر 2۔ انتساب احمد مسعود احمد

مسل نمبر 124029 میں شاہد سہیل

ولد رشید احمد قوم سیال پیشہ ہنرمند مزدوری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی خلیل ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 7 مارچ 2016 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 8 ہزار روپے ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ شاہد سہیل گواہ شد نمبر 1۔ راجہ محمد عبداللہ خان ولد میاں فیروزالدین گواہ شد نمبر 2۔ انتساب احمد ولد مسعود احمد

مسل نمبر 124030 میں حمزہ احمد باجوہ

ولد مصطفیٰ احمد باجوہ قوم باجوہ پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 19 فروری 2016 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ حمزہ احمد باجوہ گواہ شد نمبر 1۔ احمد طارق باجوہ ولد بشیر احمد باجوہ گواہ شد نمبر 2۔ اللہ دتہ طاہر ولد سلطان احمد

مسل نمبر 124031 میں سائرہ بشیر

بنت شبیر احمد قوم رحمانی پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 40/10 دارالیمن شرقی صادق ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 26 فروری 2016 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ سائرہ شبیر گواہ شد نمبر 1۔ شبیر احمد ولد محمد شریف گواہ شد نمبر 2۔ حمید اللہ ولد محمد حسین

مسل نمبر 124032 میں فہیم احمد

ولد محمد سلیم جاوید قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد رحمٰن ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2 مارچ 2016 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ فہیم احمد گواہ شد نمبر 1۔ ساجد محمود ولد سعد اللہ گواہ شد نمبر 2۔ خادم احمد سعید ولد ناظر حسین

مسل نمبر 124033 میں درثمین

بنت طارق احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 17-A دارالانوار ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 18 اکتوبر 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ درثمین گواہ شد نمبر 1۔ نصیرالدین انجم ولد چوہدری شمس الدین گواہ شد نمبر 2۔ مبارک احمد پیر کوٹی ولد میاں محمد اسماعیل

مسل نمبر 124034 میں نگہت آرا

زوجہ بابر مشتاق یوسف قوم کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Chak 33 Rb Dharo Wali Shah Kot ضلع و ملک ننکانہ صاحب پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 29 فروری 2016 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور 1 تولہ پاکستانی روپے (2) حق مہر 8 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ نگہت آرا گواہ شد نمبر 1۔ ہمایوں طاہر ولد محمد رمضان گواہ شد نمبر 2۔ مقصود احمد سدھو ولد مختار احمد

مسل نمبر 124035 میں منصورہ آصف

زوجہ آصف ندیم قوم کلو پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Chak 33-Rb Dharo Wali ضلع و ملک Nankana Sahib Pakistan, بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 27 فروری 2016 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہکی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور 3 تولہ پاکستانی روپے (2) حق مہر 50 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ منصورہ آصف گواہ شد نمبر 1۔ ہمایوں طاہر ولد محمد رمضان گواہ شد نمبر 2۔ مقصود احمد سدھو ولد مختار احمد

مسل نمبر 124036 میں علی شیر

ولد فلک شیر قوم کھرل پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Wakil Wala ضلع و ملک Nankana Shaib, Pakistan بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 22 فروری 2016 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ علی شیر گواہ شد نمبر 1۔ فلک شیر ولد امیر علی گواہ شد نمبر 2۔ محمد بشارت ولد امیر علی

مسل نمبر 124037 میں امتہ الشافی

بنت حاجی ولی محمد قوم کھوکھر پیشہ.... عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Hajka Sharif ضلع و ملک سرگودھا پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 16 فروری 2016 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ امتہ الشافی گواہ شد نمبر 1۔ اسد احمد ولد محبوب علی گواہ شد نمبر 2۔ ملک مقبول احمد ولد غلام رسول

مسل نمبر 124038 میں عمران احمد

ولد محمد اسلم قوم بھٹی پیشہ ہنرمند مزدوری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Hando Gujar ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 22 مئی 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) موٹر سائیکل 20 ہزار روپے (2) گائے 50 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 11 ہزار روپے ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عمران احمد گواہ شد نمبر 1۔ اطہر احمد ولد چوہدری مبشر احمد گواہ شد نمبر 2۔ خالد محمود ولد صفدر علی

مسل نمبر 124039 میں محمد ریحان

ولد محمد اسلم قوم آرائیں پیشہ ہنرمند مزدوری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Chak 89 Gb Ratan P/o Khas ضلع و ملک فیصل آباد پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 4 مارچ 2016 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 8 ہزار روپے ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد ریحان گواہ شد نمبر 1۔ ضیاء اللہ منگلا ولد محمد یوسف منگلا گواہ شد نمبر 2۔ محمد اسلم ولد محمد عبداللہ

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم ملک جمیل الرحمٰن رفیق صاحب وکیل التصنیف تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم لطف الرحمٰن ملک صاحب کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 23/اگست 2016ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ مکرم ملک منصور احمد صاحب ربوہ کی نواسی اور حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت ملک محمد سلیم صاحب کی نسل سے ہے۔ اس کا نام سارہ ملک رکھا گیا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر والی، نیک، صالحہ، خادمہ دین، خلافت کی جاں نثار اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ایک تربیتی نشست

مکرم محمد عارف گل صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 4 مارچ 2016ء کو مجلس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ کے تحت ایک پروگرام مشعل راہ کے نام سے منعقد کیا گیا۔ تلاوت، عہد اور نظم کے بعد خاکسار نے پروگرام کا تعارف پیش کیا۔ پھر ضلع سیالکوٹ کے تمام سابقہ قائدین خدام الاحمدیہ مکرم محمد احمد قمر صاحب، مکرم رانا حبیب اللہ صاحب، مکرم مظفر احمد صاحب، مکرم مبشر احمد صاحب، مکرم اعجاز احمد صاحب، مکرم عبدالحمید گوندل صاحب، مکرم قاسم احمد ساہی صاحب، مکرم برہان احمد خالد صاحب اور مکرم خواجہ ظفر احمد صاحب (بذریعہ انٹرنیٹ) نے اپنی اپنی قیادت کے دوران ہونے والے اہم واقعات، خلفائے احمدیت کی شفقتیں، صدران مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی یادیں، اپنے اپنے دور کے خدام کے کام کرنے کے جذبے اور کم وسائل میں مرکز کے ٹارگٹس کو پورا کرنے کے متعلق بیان کیا۔ پروگرام کا دورانیہ 3 گھنٹے اور حاضری 65 تھی۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

محترم حافظ نور زمان صاحب نائب صدر اول مجلس نابینا ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میری والدہ محترمہ انور زمان صاحبہ اہلیہ مکرم محمد زمان صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ پچنند ضلع چکوال بعارضہ شوگر بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفاء کاملہ و عاجلہ اور صحت و سلامتی والی فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین

مکرم قمر الدین صاحب ولد مکرم ملک فضل دین صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے چچا زاد بھائی مکرم ملک نثار احمد صاحب سابق کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ عرصہ دس سال سے بعارضہ دل، فالج اور دیگر عوارض میں مبتلا ہیں اور چلنے پھرنے اور اٹھنے بیٹھنے سے قاصر ہیں۔

اسی طرح خاکسار بھی اعصابی کمزوری، دماغی انفیکشن اور دیگر کئی بیماریوں میں مبتلا ہے۔ کمزوری بڑھتی جا رہی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے ہم دونوں کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے، تمام تکلیفوں اور پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین

مکرم حمید احمد خان صاحب صدر محلّہ فیکٹری ایریا احمد ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے چھوٹے بھائی مکرم مجید احمد خان صاحب پنشنر شعبہ آڈٹ صدر انجمن احمدیہ کا مورخہ 30/اگست 2016ء کو ٹورانٹو میں کار حادثہ ہوا۔ ان کا بیٹا بعمر 26 سال موقع پر وفات پا گیا۔ جبکہ ان کو اور ان کی اہلیہ کو شدید چوٹیں آئی ہیں اور کینیڈا کے ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کی طبیعت سنبھل رہی ہے۔ تاہم چوٹیں بہت آئی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور دونوں زخمیوں کو شفاء کاملہ و عاجلہ دے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ناصر احمد شہروز صاحب مربی سلسلہ ریسرچ سیل ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری دادی محترمہ نذیراں بیگم صاحبہ بیوہ مکرم بشیر احمد صاحب مورخہ 23/اگست 2016ء کو 81 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ اسی روز بعد نماز عصر دارالنصر وسطی ربوہ کی گراؤنڈ میں مکرم انوار الحق صاحب مربی سلسلہ بینن نے پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم مربی صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں تین بیٹے مکرم عبدالمجید شاکر صاحب سیکرٹری تحریک جدید دارالنصر وسطی، مکرم محمود احمد صاحب، مکرم مظفر احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ بینن اور ایک بیٹی مکرمہ عابدہ اکبر صاحبہ جرمنی سوگوار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم رفیق احمد ناصر صاحب استاد جامعہ احمدیہ کی پھوپھو اور مکرم نعمت اللہ بشارت صاحب مربی سلسلہ ڈنمارک کی خالہ تھیں۔ مرحومہ نیک، باقاعدگی سے عبادات بجالانے والی، خوش اخلاق، ملنسار، مہمان نواز اور سادہ طبیعت کی مالک تھیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرمائے، ان کے درجات بلند فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرماتے ہوئے ان کے تمام اچھے کاموں کو آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نئی نرسنگ ٹریننگ کلاس

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں نئی نرسنگ ٹریننگ کلاس کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ اس کے لئے تعلیمی معیار کم از کم میٹرک سائنس کے ساتھ فرسٹ ڈویژن یا ایف ایس سی فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن ہے۔ اسناد اور ''ب'' فارم یا شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی درخواست کے ساتھ لف کریں۔ عمر کی حد زیادہ سے زیادہ 20 سال ہے۔ جو احمدی بچے/بچیاں خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں (خصوصاً واقفین نو) اور درج بالا شرائط پر پورا اترتے ہوں تو اپنی درخواستیں ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے نام اپنے صدر صاحب/امیر صاحب کی سفارش سے ارسال کریں۔ درخواست پر مکمل ایڈریس بمعہ رابطہ نمبر درج کریں۔

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں نئی نرسنگ ٹریننگ کلاس 2016ء درج ذیل شیڈیول کے مطابق ہوگی۔

درخواستیں بھجوانے کی آخری تاریخ:

مورخہ 8 ستمبر 2016ء

انٹرویو: مورخہ 25 ستمبر 2016ء صبح 9 بجے

میٹنگ / کلاس کا اجراء: مورخہ یکم اکتوبر 2016ء وقت صبح 10 بجے بمقام آڈیٹوریم طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ۔

مزید معلومات کیلئے دفتر انتظامیہ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ سے درج ذیل نمبر پر رابطہ کریں۔

0476216010-11-12

(ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم ڈاکٹر محمد بشیر کھوکھر صاحب صدر جماعت ٹھوکر نیاز بیگ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ مکرمہ مقصودہ رفعت صاحبہ بنت مکرم حکیم محمد عاشق صاحب مرحوم اینچی سن ہاؤسنگ سوسائٹی رائے ونڈ لاہور مورخہ 27 جون 2016ء کو بعمر 65 سال حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئیں۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ 28 جون کی صبح 8 بجے مکرم طاہر احمد ملک صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع لاہور نے جوہر ٹاؤن لاہور میں نماز جنازہ پڑھائی۔ اسی روز میت ربوہ لے جائی گئی۔ بیت المبارک میں بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم احسان اللہ چیمہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے دعا کروائی۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند، خلافت سے محبت کرنے والی، مہمان نواز، غریب پرور، خوش اخلاق، جماعتی خدمت کرنے والی اور مخلص احمدی خاتون تھیں۔ مرحومہ نے حلقہ کینال برگ لاہور میں بطور صدر لجنہ خدمت کی توفیق پائی۔ بعدازاں حلقہ کینال ویو لاہور میں بھی مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق ملی۔ آخری بیماری سے قبل واپڈا ٹاؤن کے ذیلی حلقہ کی صدر لجنہ تھیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں خاکسار کے علاوہ چار بیٹے مکرم ناصر الدین بشارت صاحب، مکرم طاہر الدین قمر صاحب، مکرم رفیع الدین شمس صاحب، مکرم نعیم الدین مبارک صاحب مربی سلسلہ، دو بیٹیاں مکرمہ ثمینہ قدیر صاحبہ جرمنی، مکرمہ روزینہ صدف صاحبہ، ایک پوتا، دو پوتیاں، ایک نواسہ، تین نواسیاں اور تین بہوئیں سوگوار چھوڑی ہیں۔

اس صدمہ کی گھڑی میں رشتہ داروں اور کثیر تعداد میں احباب جماعت نے اندرون اور بیرون ملک سے بالمشافہ اور بذریعہ فون تعزیت کی۔ خاکسار ان تمام افراد کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم دے نیز دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے، اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

پتہ درکار ہے

مکرم راشد احمد صاحب ابن مکرم ملک حاکم علی صاحب وصیت نمبر 91301 نے مورخہ 4 مئی 2009ء کو 84 ج ب سرشمیر روڈ ضلع فیصل آباد سے وصیت کی تھی۔ موصوف کا دفتر وصیت سے رابطہ نہیں ہے۔ اگر موصوف خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ یا فون نمبر کا علم ہو تو دفتر ہذا کو جلد از جلد مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

☆☆☆☆☆☆

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل اینڈ کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747
رہائش: 047-6211649

گوندل کے ساتھ پچاس سال
گوندل کراکری سے گوندل بینکوئیٹ ہال
ترقی معیار اور خدمت کی گولڈن جوبلی
بکنگ آفس: گوندل کیٹرنگ گولبازار ربوہ
ہال: سرگودھا روڈ ربوہ
فون: 047-6212758, 0301-7979258, 0333-7703400

تاریخ عالم 2 ستمبر

☆**1904ء:** آج کے دن حضرت اقدس مسیح موعودؑ لاہور میں موجود تھے۔ جمعۃ المبارک کا دن تھا، آج ہی کے دن ایک بہائی شخص حکیم مرزا محمود زرقانی کی طرف سے آپ کو دعوت مباحثہ آئی جس پر آپ نے اتمام حجت فرمائی۔

☆ آج تبت میں یوم جمہوریہ منایا جارہا ہے۔

☆ آج ویتنام میں جاپان اور فرانس سے 1945ء میں ملنے والی آزادی کا دن منایا جارہا ہے۔

☆**1649ء:** اٹلی کے شہر ''کاسترو'' کو پوپ innocent X کی افواج نے مکمل طور پر برباد اور تہہ تیغ کر دیا یوں جنگ کاسترو کا اختتام ہوگیا۔

☆**1666ء:** لندن میں ہولناک آتش زدگی کا واقعہ پیش آیا۔ آج کے دن آگ بھڑکی اور تین دن تک بے قابو رہی، اندازاً دس ہزار سے زیادہ عمارتیں خاک کا ڈھیر بن گئیں ان عمارتوں میں ''سینٹ پاول'' کا مشہور زمانہ گرجا گھر بھی تھا۔

☆**1752ء:** برطانیہ نے آج کل مروجہ کیلنڈر ''گریگورین کیلنڈر'' کا استعمال کرنا شروع کیا جبکہ مغربی یورپ کے دیگر ممالک کم از کم دو صدیاں قبل اس کیلنڈر کو اختیار کر چکے تھے۔

☆**1901ء:** امریکی نائب صدر تھیوڈور روز ویلٹ نے ایک تقریب میں مشہور جملہ کہا کہ Speak Softly and Carry a big stick۔ جس کا اردو زبان میں متبادل محاورہ ہے کہ ''کھلاؤ سونے کا نوالہ اور رکھو شیر کی نظر''۔

☆**2015ء:** ملک شام کی جنگ اور بے سمت قتل و غارت سے اپنے عزیزوں سمیت تین سالہ ننھا بچہ ایلان کردی بھی جان بچا کر نکلا۔ مگر یورپ جاتے ہوئے آج کے دن بحیرہ روم کو عبور کرتے ہوئے ترکی کے ساحل پر لہروں کی نذر ہوگیا۔ ریت پر اس معصوم کی اوندھی پڑی لاش سے ٹکراتی لہریں عالمی ضمیر و سیاست پر بہت بڑا سوالیہ نشان چھوڑ گئیں۔

(مرسلہ: مکرم طارق حیات صاحب)

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز، بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

لوٹ سیل میلہ
2 ستمبر بروز جمعۃ المبارک
لیڈیز بچگانہ جوتوں کی ورائٹی پر
سیل - سیل - سیل
مس کولیکشن شوز
اقصیٰ روڈ ربوہ

ایم ٹی اے کے پروگرام

6 ستمبر 2016ء

12:25 am	صومالی سروس
1:00 am	خلافت
1:35 am	راہ ہدیٰ
3:10 am	خطبہ جمعہ 8۔ اکتوبر 2010ء
4:25 am	سیرت النبی ﷺ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	درس حدیث
5:50 am	الترتیل
6:20 am	خطبہ جمعہ 2 ستمبر 2016ء
7:25 am	کڈز ٹائم
8:00 am	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
8:30 am	خطبہ جمعہ 8۔ اکتوبر 2010ء
9:50 am	لقاء العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس
11:40 am	یسرنا القرآن
12:10 pm	طلباء جامعہ احمدیہ جرمنی کے ساتھ ایک نشست 26 مئی 2012ء
1:30 pm	فوڈ فار تھاٹ
2:00 pm	سوال و جواب
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	خطبہ جمعہ 2 ستمبر 2016ء (سندھی ترجمہ)
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
5:55 pm	یسرنا القرآن
6:20 pm	فیتھ میٹرز
7:15 pm	بنگلہ سروس
8:25 pm	سپینش سروس
9:10 pm	فوڈ فار تھاٹ
9:55 pm	حج اور اس کے مسائل
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	طلباء جامعہ احمدیہ جرمنی کے ساتھ ایک نشست

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
میاں اظہر / میاں مظہر احمد
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

اتھوال فیبرکس
لان کی تمام ورائٹی پر سیل
بوتیک اور فینسی ورائٹی لیلن، کاٹن بوتیک اور مردانہ ورائٹی، بوسکی، کرنڈی لٹھا، کاٹن اور نوردین کی مردانہ ورائٹی بھی دستیاب ہے۔
0333-3354914 ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ اعجاز احمد اتھوال

Career Opportunities
Skylite Networks, a leading IT Organization seeks the service of energetic, dedicated and result oriented individuals for the following posts.
Web / Application Developer
- Minimum Bachelors Degree in Computer Sciences.
- Minimum of 3 years of Experiance.
- Strong commad on JAVA, PHP, HTML, CSS ASP.NET, Javascript, C++, XML, Objective C, XCode
HR Personnel
- Qualification: MBA (HR), BBA (Hons)
- Minimum of 3 years of Experiance in a well reputed Organization.
- Strong interpersonal and managment skills are required.
C Sharp (C#) Developer
- Minimum Bachelors Degree in Computer Sciences.
- Working knowledge and strong command on C#
Interested candidates send their CVs at jobs@skylite.com Web: www.skylite.com
☎ +92 47 6215 742 +92 333 4718 685
Skylite NETWORKS
INSPIRE. INNOVATE.
4/14 First Floor Gol Bazar, Chenab Nagar, Pakistan.

قابل علاج امراض
ہیپاٹائٹس۔ شوگر۔ بلڈ پریشر
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹور
ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔ اے)
047-6211510 :فون
0344-7801578 سراج مارکیٹ ربوہ

ورده فیبرکس
عید کولیکشن Replica لان -/1750
لیلن Replica -/1850
نیا موسم۔ نئے ڈیزائن
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362,0476213883

طاہر آٹو ورکشاپ اینڈ رینٹ اے کار
ورکشاپ ٹیکسی سٹینڈ ربوہ
ہمارے ہاں پٹرول، ڈیزل EFI گاڑیوں کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے نیز تمام گاڑیوں کے جینوئن اور کابلی سپیئر پارٹس دستیاب ہیں نیز نیو ماڈل کار اور ہائی ایس مناسب کرایہ پر دستیاب ہے
فون: 0334-6360782,0334-6365114

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 2 ستمبر

طلوع فجر	4:19
طلوع آفتاب	5:42
زوال آفتاب	12:08
غروب آفتاب	6:34
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	36 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	26 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

2 ستمبر 2016ء

6:15 am	جامعہ احمدیہ یوکے کانووکیشن 13 دسمبر 2014ء
8:35 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:50 am	لقاء مع العرب
4:00 pm	جلسہ سالانہ جرمنی براہ راست کارروائی
4:45 pm	جلسہ سالانہ جرمنی براہ راست کارروائی پرچم کشائی کی تقریب
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live

عید کیلئے نئی خوبصورت ورائٹی
فراک گرلز سوٹ، لیڈیز کیپری، ٹائٹس
منفرد کرتے جینٹس، شلوار قمیص سپیشل آفر
سادہ -/1000 روپے۔ کڑھائی -/1100 روپے
ویسکوٹ S تا XXXL
رینبو فیشن ربوہ 0476214377

کریسنٹ فیبرکس
ریشمی فینسی سوٹ اور برائیڈل سوٹ کا مرکز
نیز تمام قسم کی میچنگ دستیاب ہے۔
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ 0333-1693801

فیصل آباد میں آپ کی اپنی دکان
عزیز کلاتھ و شال ہاؤس
لیڈیز و جینٹس سوٹنگ، لہنگا و فراک، شادی بیاہ کی فینسی و کامدار ورائٹی پاکستان و امپورٹڈ شالیں۔ سکارف جرسی سویٹر، تولیہ بنیان و جراب کی مکمل ورائٹی کام کرنیز امپورٹڈ بیڈ شیٹس دستیاب ہیں
کارزر بھوانہ بازار۔ چوک گھنٹہ گھر۔ فیصل آباد
041-2604424,0333-6593422
0300-9651583

FR-10